بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰہ نُورُ السّمٰوٰتِ وَالاَرضِ مَثَلُ نُورِہٖ کَمِشکٰوۃٍ فِیہَا

جلد ۸ — نمبر ۱۱

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دوبار

یکم جون ۱۹۳۴ء — چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنے — ۱۷ صفر المظفر ۱۳۵۳ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دار الامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مضمون نگار
احمدی ماؤں میں قوم کی زندگی کا راز	۳–۷	محترمہ اہلیہ منشی عبد الرحمن صاحب حاجی پور
حضرت عمرؓ کے حالات	۷–۱۰	محترمہ فرخندہ بیگم صاحبہ فیروزپور
پاکیزہ تعلیم	۱۱–۱۲	" سعیدہ خانم صاحبہ دھوری
غصے سے درگذر کرنا	۱۲–۱۳	" لیاقت زمانی بیگم صاحبہ بلب گڈھ
رپورٹ ششماہی لجنہ اماء اللہ دہلی .	۱۳–۱۵	" سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی
" لجنہ اماء اللہ حیدر آباد دکن .	صد ۱۶	" " " حیدر آباد دکن
شذرات . . .	۱۶–۱۹	

قادیان کی گلیاں!

رہو قادیاں میں بس اے دل تو جاکر | برستی ہے دن رات رحمت وہاں پر
کہ ہے اِسمیں باغ احمد کا گلِ تر | ہے ہر ایک کوچہ وہاں کا معطر

عجب دلکشا قادیان کی ہیں گلیاں
مُعطّر ہیں یُوں جیسے پھولوں کی کلیاں

نہ ہو چرخ پر کیوں دماغ اس زمیں کا | کہ روضہ ہے جس میں مسیح مہین کا
اِدھر ہی جھکا سر ہے چرخِ بریں کا | یہ کہتا ہے ہر ایک ذرہ وہیں کا!

عجب دِلکشا قادیان کی ہیں گلیاں
معطر ہیں یُوں جیسے پھولوں کی کلیاں

وہیں سے سبھی پا رہے ہیں یہ دولت | کہ ہوتی ہے تقسیم ہر ایک نعمت
وہ دنیا میں ہے ایک شاداب جنت | برستی ہے دن رات مولٰی کی رحمت

عجب دلکشا قادیان کی ہیں گلیاں
معطر ہیں یُوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مرادیں وہیں سے گدا پا رہے ہیں | کہ وہ وہاں ہاتھ پھیلا رہے ہیں
بشر کیا ملائک وہاں آرہے ہیں | جُھکا کر سرِ عجز فرما رہے ہیں

عجب دلکشا قادیان کی ہیں گلیاں
مُعطّر ہیں یُوں جیسے پھولوں کی کلیاں

خاکسارہ زینب بی بی گورنمنٹ سکول رہتک

اعانت

والدہ عزیزہ زینب (اہلیہ صاحبہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن نے اپنی بہن صاحبہ کے ہاں لڑکی پیدا ہونے پر مبلغ دس روپے اعانت مصباح کیلئے بھجوائے ہیں۔ اللہ تعالٰی تو مولودہ کی عمر میں برکت دے۔ (۲) بنت ڈاکٹر حاجی خاں صاحب میڈیکل آفیسر ... مستطیع کے نام مصباح جاری کرنے کیلئے بھیجے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دار الامان۔ مورخہ یکم جون ۱۹۳۴ء

احمدی ماؤں میں قوم کی زندگی کا ایک راز

اگر بنظرِ تعمق دیکھا جائے۔ تو دنیا کے واقعات اور تواریخی صفحات کے سیاہ کرنے میں عورتیں مردوں کے دوش بدوش کام کرتی چلی آئی ہیں۔ اور اس طرح طبقہ نسواں کے اپنے ہر ایک جوہر اور خوبی کے ہر پہلو سے یہ ثابت ہے۔ کہ اگر طبقہ ذکور میں ضرار جیسے بہادر اور نامور شہرۂ آفاق جنم لے سکتے ہیں۔ تو طبقہ نسوان میں بھی خولہ جیسی بہادر اور باکمال پیدا ہو کر نامور ہو سکتی ہے۔ نیز اگر اسلام کو پہچاننے والے طبقہ ذکور میں ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سی مثالیں پیش ہو سکتی ہیں تو طبقہ نسواں بھی عائشہؓ اور حفصہؓ سی پاک عورتوں کی مثالیں پیش کرنے کے لئے ایک قدم آگے ہے۔ علاوہ ازیں اگر مردوں میں حافظِ قرآن ہوئے ہیں تو عورتیں بھی رابعہ بصری سی زاہدہ اور حافظہ سے خالی نہیں ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ منشاءِ الٰہی اور نظامِ قدرت میں بھی قدم قدم پر یہی قانون نظر آتا ہے۔ قرآن کریم میں جہاں مردوں کو مخاطب کر کے حکم دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی عورتوں کو بھی مخاطب گیا گیا ہے۔ جس کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں کہ احکامات دینی دنیوی میں اس امر کا بکلی لحاظ فرما کر اللہ کریم نے مردوں اور عورتوں کے لئے یکجا احکام نازل فرمائے ہیں۔ پس اس سے بہر کیف یہ ثابت ہے کہ دنیا کے ہر ایک فعل و امر میں عورتیں مردوں سے کم نہیں ہیں۔ بلکہ ہر ایک جگہ پہلو بہ پہلو ہیں۔ بلکہ اسلامی اور دنیوی تغیرات کے پیدا کرنے میں مردوں کا عظیم الشان ہاتھ بٹانے والیاں ہیں اور یہی امر تواریخ کے دیکھنے سے دیگر اقوام میں بھی ثابت شدہ ہے۔ کہ مستورات نے نہ صرف ملک کی عنانِ حکومت ہی اپنے ہاتھوں میں لیکر بادشاہت کے فرائض کو انجام دیا ہے۔ بلکہ لڑائیاں بھی کر سکتی ہیں اور انہی عورتوں کی زندہ مثالوں نے اسلامی نسبت طبقہ نسوانیت کو قائم کیا ہے۔ جن سے تواریخ کے اوراق دھوئے نہیں جا سکتے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ صبر و استقلال کا مجسم نمونہ بنکر آج تک عورتوں نے اپنی یادگاریں قائم کر دی ہیں۔

نبی کریم (فداہ ابی و امی) ازواجِ مطہرہ کو مخاطب فرماتے ہوئے حکم دیتے ہیں کہ بتلاؤ "تمہیں دنیا مطلوب ہے یا خدا اور اس کا رسول"۔ تو حضورؐ کے جواب میں وہ مجسم استقلال اور صبر و سکون کی تصویر بن جاتی ہیں اور اپنی گردنوں کو جھکا کر دنیا جیسے لعنتی بت کو ٹھکرا کر اور

اپنے عارضی عیش و راحت کو قربان کرتی ہوئی اللہ اور اس کے رسول کو لبیک بسر و چشم قبول کرتی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اپنے اس عہد کو ایسی خوبی سے نبھاتی ہیں کہ اسلامی لڑائیوں اور جنگوں میں وہ اپنے مقدس وجود اور مقدس خاوند کی جان نثار ازواج بنکر ہزاروں صعوبتوں کلفتوں تنگیوں اور فاقوں میں جنگلوں اور خاردار جھاڑیوں تند باد سموم اور زہریلی ہواؤں میں بھی حضور علیہ السلام سے علیحدہ نہیں ہوتی ہیں۔ تاآنکہ موت نے انہیں آکر علیحدہ کر کے عارضی مفارقت قائم کر دی ۔پس یہ امر ثابت ہوا کہ طبقہ نسواں ناقص العقول نہیں ہیں۔ اور نہ ہی اس وراء الوراء ہستی (جسکا نام لم یزل لایزال اور محسن حقیقی ہے) نے طبقہ نسواں کو فضول اور بے معنی وجود پیدا کیا ہے۔ یہ دوسری بات ہے۔ کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو اپنی کوتاہی اور غفلت شعاری سے نہ سمجھیں۔ سمجھنے کی کوشش نہ کریں۔ غور کیا جائے تو ہم سے بھی اس قانون قدرت نے ایک خاص غرض مختص کر دی ہے یعنے "قومیت کی زندگی کا انحصار بھی طبقہ نسواں پر رکھا گیا ہے" اور عورتیں اسی غرض و غایت کو مدنظر رکھکر وجود میں لائی گئی ہیں۔ تا قومیں زندہ رہ سکیں۔ اور یہی طبقہ نسواں اپنی نسلوں کی بقاء کے ساتھ ہی استاد بننے کا کام دے سکیں۔ قوم .. مختلف آدمیوں کے ملنے سے ایک قوم بن جاتی ہے جس طرح ایک ایک قطرہ ملکر ایک دریا اور سمندر بن جاتا ہے۔ مختلف الفاظ ملکر ایک مضمون بن جاتا ہے۔ اسی طرح ایک ایک انسان کے جمع کرکے اس مجموعی طاقت کو قوم کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ میں کہونگی کہ ہم مستورات کو اللہ کریم نے اسی لئے وجود عطا کیا ہے کہ ہم قوم کی استاد بن سکیں وہ کس طرح یعنی ہم قوم کی استاد بنکر ان کی اعلیٰ تربیت کر کے انکو سکھلائیں کہ دینیات کیا چیز ہے۔ مذہب پر کیونکر فنا اور فدا ہونا چاہیئے۔ شاید میرا یہ بیان میری بہنوں کو کسی قدر متحیر کر دیگا۔ کہ ہم قوم کی استاد کیونکر ہو سکتی ہیں۔ پیاری بہنوں میں بتلائے دیتی ہوں اور اگر آپ سب بھی غور و فکر سے کام لیں تو یہ عقدہ لاینحل نہیں ہے۔ کیونکہ میں ابھی بتلا چکی ہوں۔ کہ ہمارے بچوں سے ہی قومیں بنتی ہیں۔ ہاں وہی بچے اور واقعی وہی بچے جنکا آج ہم گو موت اٹھاتی ہیں۔ اور انکو اپنی معصومیت کی وجہ سے اسکا کچھ بھی علم نہیں ہے۔ اور ٹھیک وہی بچے ہاں وہی بچے جو معصوم کہلاتے تھے۔ کل عاقل و بالغ ہو کر ہماری اور محض ہماری تربیتوں کے درس لیکر قوم کے مخصوص اسم سے نامزد ہوں گے۔ جو آج بچیاں ہیں کل وہی ... ... مائیں کہلائیں گی۔ پس اے بہنو ہم اپنے بچوں کی تربیت کو پوری عمدگی سے نبھا سکتی ہیں۔ اور ان کی تربیت کے اندر ہی اُن کے دل میں مذہب کی رُوح پیدا کی جا سکتی ہے۔ انکو باخدا انسان بنا کر انکو ہستی باری تعالیٰ کا قائل بنایا جا سکتا ہے۔ اور قربانی کی اعلےٰ سے اعلےٰ رُوح پیدا کی جا سکتی ہے۔ کہ یہ اسلام کے احکام ہیں۔ انپر گامزن ہو کر ہم منزل مقصود حاصل کر سکتے ہیں۔ اور یہ کوئی نہیں کر سکتا سوائے ماؤں کے۔ اسی دنیا میں ہزاروں ہزار مثالیں پائی جاتی ہیں کہ دنیا کی مشہور ہستیاں اپنی ماؤں کی اعلےٰ تربیت کا نتیجہ ہیں مثل مشہور ہے۔ کہ بچے ماں باپ کا رنگ پکڑتے ہیں۔ باپ کو تو اکثر گھر سے باہر رہنا پڑتا ہے۔ مگر ماں کو گھر سے باہر جانیکا بہت کم وقت ملتا ہے۔ اور ماں ہی بچے کی نگہداشت

غور و پرداخت اور تربیت کرتی ہے۔ سو وہی بصورت احسن اس ذمہ واری کو ادا کر سکتی ہے۔ پیاری بہنو تم دنیا کے طریقہ اور رفتار و گفتار زمانہ کو ہی دیکھ لو۔ کہ جب بچہ کو گندا یا بدعادات یا خراب سیرت و قابل اعتراض خصلت کا مرتکب پائیں گے۔ تو دیکھنے والے فوراً بلا تکلف کہہ اٹھینگے کہ ماں بیوقوف اور بدتمیز ہے۔ تہذیب اور اخلاق و اوصاف سے عاری ہے۔ اس کے برعکس اگر بچہ صاف ستھرا ہو۔ اسمیں کوئی بدعادات و بدخصائل نہ ہوں۔ اور وہ تہذیب کا خوگر ہو تو ہر ایک دیکھنے والا ایسے بچہ کو فوراً گود میں اٹھا لیگا پیار کریگا۔ اور محبت اور دلاسہ سے اُسے چھاتی سے لگا لیگا ساتھ ہی اس کی ماں کی تعریف و ستائش کریگا۔ کہ ماں بڑی سلیقہ ور ہے۔ بڑی باسمجھ اور اخلاق کی پتلی ہے اور یہی باتیں بچے کے بڑا ہو کر عاقل و بالغ ہونے تک اُس کے پیش خیمہ رہینگی اور وہی مہذبانہ اخلاق اسکا شعار اور طرز عمل ہوں گی۔ کیونکہ وہ اپنی معصومیت میں ان اخلاق اور آداب کا درس اپنی ماں سے لیتا رہا تھا۔ انسان خود خواہ کتنا ہی بدیوں کا شکار کیوں نہ ہو۔ لیکن جب وہ دوسرے کی کمینہ حرکات و سکنات اور عادات کو دیکھیگا تو ضرور اُس سے اپنا پلہ پاک کریگا۔ ایسی حالت میں بچہ کو خود بھی پشیمانی ہوگی نتیجہ یہ کہ وہ بچہ بھی ماں کو برے الفاظ سے یاد کرے گا۔

میں نے ایک کتاب میں ایک لطیفہ پڑھا تھا۔ کہ کسی عورت کا ایک ہی بچہ تھا۔ وہ اُس سے بیحد مانوس تھی۔ چھوٹی عمر میں ہی ماں اُس سے لوگوں کی معمولی معمولی اشیاء چوری اُٹھوا منگوایا کرتی تھی۔ جبکہ وہ بچہ عادی ہوگیا۔ جب بچہ علم حاصل کرنے کے قابل ہوا تو ماں نے اُسے سکول میں داخل کرا دیا۔ چنانچہ سکول میں جانے سے بھی بچہ کو اُنہی باتوں کا پورا خیال رہا۔ اور سکول سے بھی اپنے دوسرے ہم جماعتوں کی کبھی قلم چرا لاتا کبھی دوات اور کبھی کوئی کتاب وغیرہ۔ جب وہ گھر لاتا تو ماں بچہ کو پیار و دلاسا دیکر اپنے بچے کی چوری پر شاباش کہہ کر اور پیٹھ ٹھونکتی رہی اسی طرح ہوتے ہوتے بچہ آوارہ ہوگیا۔ اور پڑھنا چھوڑ دیا بازار سے بھی رفتہ رفتہ چیزیں چرا کر لانے لگا۔ ماں وہی شاباش کی تھاپی دیتی اور آئندہ کے لئے مزید جرأت دلاتی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بچہ چوری اور نقب زنی اور ڈاکے وغیرہ افعال قبیحہ کا عادی ہوگیا۔ جب پانی سر سے نکل گیا۔ تو بالآخر ایک روز اپنے اعمال کی سزا میں گرفتار ہو کر سزائے موت کا فیصلہ پا گیا۔ جب پھانسی کیلئے تختہ تیار ہوا تو اس سے دریافت کیا گیا۔ کہ اس کی کیا خواہش ہے۔ جو پوری کی جائے۔ اسوقت اس نے محض ایک استدعا کی۔ کہ وہ اپنی ماں کے کان میں ایک بات کرنا چاہتا ہے۔ افسران نے اجازت دے دی موقعہ پر مجمع کثیر تھا۔ چنانچہ اس بچہ نے جو جوان ہو چکا تھا اپنی ماں کے کان میں بات کرنے کے بہانہ سے جب وہ ماں کے کان کے قریب منہ کر کے بات کرنے لگا۔ تو اس نے اپنی ماں کے کان کو اس زور سے کاٹا۔ کہ کان کو توڑ کر لے گیا۔ جب اُس کے بچے سے اسکا سبب دریافت ہوا۔ تو اس نے کہا۔ کہ جب میں چھوٹی چھوٹی چیزیں چرا کر لایا کرتا تھا۔ تو یہی ماں تھی جو ان چیزوں کو اٹھا کر محفوظ طریق سے رکھ لیتی تھی۔ اور میری پیٹھ پیار سے ٹھونک دیتی تھی۔ اگر یہ پہلے ہی روکدیتی تو آج مجھے پھانسی کا منہ نہ

دیکھنا پڑتا ۔ تو ماں کی غلط اور گمراہ تربیت کے سبب اسکے بچے کو پھانسی کا منہ دیکھنا پڑا ۔ پس سوچنا چاہیئے ۔ کہ ماں پر بچوں کی تربیت سے قوم کی زیست و نیست کا کس قدر انحصار ہے ۔ ماں کی غلط اور گمراہ تربیت سے نہ صرف تمام نسل بلکہ تمام قوم ہی بگڑ جاتی ہے جیسا کہ مثل مشہور ہے ۔ گندی مچھلی تمام تالاب کو گندہ کر دیتی ہے ۔ پس بہنو تم نے اولاد کی تربیت کے نفع اور نقصان کو دیکھ لیا ۔ کہ اولاد کی تربیت میں ہماری تعریف بھی ہے ۔ اور بدنامی بھی جن سے قوم اور نسل کی آراستگی بھی ہے ۔ اور بگاڑ بھی ۔ جسکا تمام تر انحصار ماں کی تربیت پر ہے ۔ اب ان کی تربیت کا سوال ہے کہ وہ کیسے ہو سکتی ہے ۔ جس سے آئندہ قوم میں ناموری ہو ۔ سو اسکے لئے ضروری اور لابدی ہے ۔ کہ ہم خود وہ سب اوصاف حمیدہ و اخلاق پسندیدہ اپنے اندر پیدا کریں ۔ جو تمدن اور معاشرت کے صحیح معنوں میں آ سکتے ہوں ۔ پھر ہو نہیں سکتا ۔ کہ ہماری محبت سے ہماری اولاد متاثر نہ ہو ۔ پیاری بہنو! ایک زندہ مثال پیش کئے دیتی ہوں ۔

آج زمانہ حال میں ہی ایک عورت ہم میں موجود ہے ۔ جسکو آج تمام دنیا کی ام المومنین ہونیکا فخر حاصل ہے اور اسکو خداوند تعالیٰ نے ایسی اعلیٰ اور ارفع صفاتِ کاملہ ۔ اخلاق حمیدہ اور تہذیب سبق آموز سے ممیزہ فرمایا ۔ کہ دنیا کا ہادی دنیا کا محسن جیسی صفات والا خاوند عطا فرمایا گیا ۔ جسکے تمام دنیا کے بادشاہ بھی ادنےٰ ادنےٰ صفات میں مقابلہ کی تاب نہیں لا سکتے ہیں ۔ کیونکہ اس کے ادنےٰ ادنےٰ اخلاق بھی سبق آموز اور دنیا کے لئے قیامت تک نمونہ ہیں ۔ آج دنیا اس کے دروازہ پر اُمڈی چلی آتی ہے ۔ اور اس کے ادنےٰ سے اعلےٰ تک اخلاق و اوصاف بچہ بچہ کی زبان پر از بر ہیں ۔ جو آئندہ نسلوں کے لئے سینہ بسینہ چلے جائیں گے ایسا بے نظیر خاوند جسکا ثانی دنیا میں دوبارہ نہ آئیگا ۔ پس بہنو آؤ ہم بھی اس وجود باجود سے ہر طرح مستفید ہوں ۔ اور اس کے زندہ نشانات پر ہم بھی گامزن ہو کر اور اُس اخلاق فاضلہ کی مجسم تصویر کا ہر ایک رخ دیکھکر خود سبق حاصل کریں ۔ جو اپنے لئے اور اپنی اولادوں کیلئے مفید ہو ۔

آؤ سوچنے والے سوچیں اور غور و فکر سے کام لیں ۔ کہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں ہے ۔ اور ایسے معترض سوچ کر اعتراض کریں ۔ کہ آج اسی عظیم الشان مسیح وقت کی اولاد اور وہی ام المومنین کے بچے مجسم شعار اللہ ٹھہرے ہیں ۔ جن کے القاب آسمان سے اُتارے گئے ۔ اُسی کا پیارا محمود دنیا کو مشعل دکھا رہا ہے ۔ آج اس کی اطاعت ۔ پیروی ۔ فرمانبرداری ۔ اور صلاح و مشورہ کو دنیا کے صغیر و کبیر ۔ ادنےٰ و اعلےٰ میں وہ وقعت حاصل ہے ۔ کہ اُس کی کوئی .... نظیر نہیں ملتی ہے ۔ یاد رکھو یہ اُسی اعلیٰ تربیت کا جوہر ہیں ۔ اُسے اخلاقِ فاضلہ اور اعلیٰ تربیت کے جوہر والے محمود اسم بامسمی محمود اے اولوالعزم اے فضل عمر اور اے امیر المومنین تیری جسقدر بھی اطاعت اور فرمانبرداری کی جائے تھوڑی ہے ۔ اے محمود اے قدرتِ ثانی وہ کیا بات ہے ۔ کہ تم آج تمام دنیا کے مومنوں کے امام

بنائے گئے ہو۔ وہ یہی اور محض یہی۔ کہ وہ خود زندہ اور مجسم تصویر کو دیکھتے اور اس کے لفظ لفظ اور ذرہ ذرہ پر گامزن ہوتے تھے۔ اور انہی اخلاقِ فاضلہ کی مجسم صورت اور پیروی نے انہیں آئندہ کے لئے دنیا کا ایک بیش بہا نمونہ بنا دیا جس کی نظیر دنیا میں چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل سکتی ہے۔ بچہ ہمیشہ وہی کچھ کرتا ہے۔ جو اس کے والدین کرتے ہیں۔ اس کا ضمیر فوراً اس کی نقل سے متاثر ہو جاتا ہے۔ اس لئے ہمیں خود نیک نمونہ بنکر اپنی اولادوں کو نیکی اور مومنوں کی سی تربیت دینی چاہیئے۔ اور یہ اُمنگ ہم سب بہنوں میں بڑھ چڑھ کر ہونی چاہیئے۔ تا ہماری تربیت سے اور اصلاحِ نفس کی قربانی سے ہماری اولادیں صحیح معنوں میں قومیت کا ستون کہلا سکیں۔ اور ہماری اولادیں حضرت مسیح موعودؑ کے نام کی مشعل لے کر اپنے خلیفہ کی اطاعت میں اس کے نام کو دنیا کے کونوں تک منادی بنکر پہونچا دیں۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین *

آخیر میں مَیں سب بہنوں سے دلی استدعا کرونگی کہ وہ دعا کریں۔ کہ اللہ کریم میری سب اولاد کو صحیح معنوں میں احمدی بننے اور احمدیت کو پھیلانیوالا بنا وے۔ وہ دنیا میں احمدیت کا ڈنکا بجانیوالے ہوں۔ اور ہمیشہ احمدیت پر فدا ہونا انکا نصب العین ہو۔ اور انکی قربانی ہمیشہ دین کیلئے بڑھ چڑھ کر ہو۔ وہ اپنے امام کی ہر ایک آواز پر لبیک کہنے والے ہوں۔ خدا یا تو ایسا ہی کر۔ فقط *

(عاجزہ اہلیہ منشی عبد الرحمن صاحب گرداور قانونگوئی از حاجی پور پھگواڑہ (ریاست کپورتھلہ)

حضرت عمرؓ کے حالات

حضرت عمرؓ حضرت ابوبکرؓ کے بعد دوسرے خلیفہ ہوئے۔ آپکے عہد میں اسلامی سلطنت دور دراز تک پھیلی قبل از اسلام آپ قریش میں بڑا رتبہ اور وجاہت رکھتے تھے۔ شروع میں آپؓ اسلام کے سخت مخالف تھے خود ان سے ایک روایت بیان کی گئی ہے۔ کہ میں حضرت رسول اللہ صلعم کو مسجد سے روکنے کیواسطے نکلا مگر وہ پیشدستی کر کے مجھ سے پہلے پہنچ گئے۔ میں ان کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ انہوں نے سورۃ الحاقہ شروع کر دی میں اسلوب قرآن سے تعجب کرتا تھا۔ اور کہتا تھا۔ کہ اللہ کی قسم جیسا قریش کہتے ہیں یہ شاعر ہیں۔ تب انہوں نے یہ آیت "اِنّہ لقول رسول کریم وما ھو بقول شاعر قلیلاً ما یومنون" پڑھی۔ اس سے میرے دل میں اسلام نے گھر کر لیا *

ایک دوسری روایت میں ہے۔ کہ حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کی ابتدا یہ تھی کہ ایک دن وہ اپنی بہن کو مار کر گھر سے نکل کر کعبہ میں چلے گئے۔ وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھا۔ کہ ایک چادر اوڑھے ہوئے آئے۔ اور حجر اسود کے پاس گئے اور کچھ عرصہ نماز میں مشغول رہ کر وہاں سے لوٹ جانے لگے۔

اس طرح اور بھی کئی روایتیں ان کے اسلام قبول کرنے کی ہیں۔ جن میں سے زیادہ تر مشہور روایت یہ ہے کہ ایک دن جب حضرت عمرؓ لوگوں کو دھمکا رہے تھے

تو ایک دوست نے کہا۔ کہ پہلے اپنے گھر کی خبر لو۔ اور ان کے بہن اور بہنوئی کے اسلام قبول کرنے کی طرف اشارہ کیا۔ جس سے اُن کا غصہ بھڑکا اور وہ ان کے ہاں گئے۔ مار کٹائی کے بعد بہن کے توجہ دلانے پر خدا کا پاک کلام سنا۔ اور بے اختیار فرمایا۔ کہ یہ کلام کیسا عمدہ اور بزرگ ہے۔ پھر وہاں سے آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور اسلام قبول کیا۔ آپؓ کے اسلام قبول کرنے سے مسلمانوں کو بہت تقویت حاصل ہوئی۔ دنیاوی امور میں آپکی رائے اور آپکا مشورہ نہایت ہی مفید ہوتا تھا۔ تمام چھوٹے بڑے امور میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب عمرؓ سے مشورہ کرتے تھے ؛

حضورؐ کا مبارک قول ہے۔ کہ دوسری امتوں میں محدث ہوتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو عمرؓ ہے اور اس سے بڑھکر آنحضرتؐ کا قول ہے کہ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا ؛

ایک خواب کی تعبیر میں فرمایا ہے کہ دودھ کا پیالہ بھرا ہوا لایا گیا۔ میں نے جب سیر ہو کر پی لیا۔ تو بچا ہوا حضرت عمرؓ کو دیدیا ؛

آنحضرت صلعم کے وصال کا دن

مدینہ میں قیامت کا دن تھا۔ اور حضرت عمرؓ کو وفات کا یقین نہیں آتا تھا۔ دیوانہ وار لوگوں میں دوڑتے تھے۔ کہ ان کو بھی یقین دلائیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں ؛

مغیرہ نے حضرت عمرؓ کو اُن کی غلطی کیطرف متوجہ کیا۔ تو جھڑک دیا اور کہا کہ تو غلط کہتا ہے شیطان نے تجھے بہکا دیا۔ آپؐ حضرت موسےٰؑ کیطرح خدا کے پاس گئے ہیں۔ پھر واپس آئیں گے۔ جو کہیگا فوت ہو گئے ہیں۔ اسکے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے جائیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ۱۴ ربیع الاول ۱۱ھ مطابق ۹ جون ۶۳۲ء بیعت کی گئی۔ اور ان کے عہدِ خلافت میں بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دبدبہ کا اثر رہا۔ حضرت عمرؓ تمام کام سر انجام دیتے تھے۔ آپؓ کے عہد میں مسلمانوں کو فتوحات ایران۔ شام مصر نصیب ہوئیں۔ آپکے عہد میں دستور تھا۔ کہ جب کوئی بچہ پیدا ہوتا اسی دن سے اس کا وظیفہ مقرر ہو جاتا تھا آپنے عرب کے خون کو غلامی سے آزاد کر دیا تھا۔ کہ کوئی عرب غلام نہیں بنایا جا سکتا ؛

آپؓ کے زمانے کے مفتوح ممالک میں سے چند مشہور اضلاع کا خراج خلیفہ ہارون رشید کے وقت میں دو ارب اور ساٹھ کروڑ درہم کے قریب تھا ؛

تمام عرب کے لوگوں کے وظیفہ اور تنخواہیں مقرر تھیں۔ زراعت و تجارت کی نہ انکو ضرورت تھی اور نہ ان کو اجازت تھی۔ خاص طور پر اُن کو جن کا پیشہ میدان جنگ میں لڑنے کا تھا۔ اس پیش بینی کے اصول کو مدنظر رکھکر آپؓ نے جہاں کہیں چھاؤنیاں قائم کی ہوئی تھیں۔ لوگوں کو پکا گھر بنانے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ اونٹوں اور گھوڑوں کا ایک بڑا ذخیرہ ہمیشہ جمع رہتا تھا۔ اور سال بھر میں چالیس ہزار اونٹ سواری کے لئے دیتے تھے ؛

حضرت عمرؓ کے دس سالہ خلافت کے زمانے میں جو صوبے فتح ہو گئے۔ ان کا مجموعی رقبہ ہمارے ہندوستان کے قریب قریب ہوگا۔ اور اگر عرب کا رقبہ اس میں شامل کر دیا جائے۔ تو یہ رقبہ روس کو خارج کر کے باقی تمام یورپ سے زیادہ ہوگا۔ اور اسمیں انتظام دیوانی و پیمائش کا ہوا اور مختلف حیثیت کی اراضی کے موافق لگان کی شرحیں مقرر ہوئیں۔ مال تجارت پر محصول مقرر کیا گیا۔ جزیہ جو کہ اوروں کی حفاظت کا ٹیکس تھا۔ اُسکی بھی شرحیں مقرر ہوئیں۔

مشہور مورخ گبنؔ نے لکھا ہے۔ کہ اس قابل یادگار سے آپکی علمی ہوشیاری و بیدار مغزی معلوم ہوتی ہے۔ عراق عرب میں نہروں کا جال بچھا دیا۔ حیرانی ہے کہ یہ سب کچھ دس سال کے قلیل عرصے میں کیا گیا۔

ایک بہت بڑا کام آپؓ کے وقت کا بحر احمر اور دریائے نیل کے پانی کو ایک نہر سے ملا دینے کا تھا۔ اس سے مصر کی تجارت میں بہت ترقی ہوئی۔ قاہرہ سے عرب کے کناروں تک جہاز آتے تھے۔ اور دونوں ملکوں سے باہمی تجارت میں بہت ترقی ہو گئی یہ نہر اسی برس تک جاری رہی۔ اور پھر ریت اور مٹی سے بھر گئی۔ اور چھوڑ دی گئی۔ یہ نہر سویز کا پیش خیمہ تھی۔

آپؓ کے عہد کے واقعات سے آپکا انصاف ہمیشہ کے لئے ضرب المثل ہو گیا ہے۔ کسی نے ایک دفعہ آپؓ کی بیوی سے سفارش کرانی چاہی۔ آپؓ نے اُسے جھڑک دیا۔ کہ تو ایک کھلونا ہے۔ تجھے ان امور سے کیا مطلب۔ تاریخ کی کتب میں درج ہے۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک قتل کی واردات کا مقدمہ پیش ہوا۔ ایک نوجوان شخص کی لاش راستہ میں پڑی ہوئی پائی گئی۔ حضرت عمرؓ نے بہت تفتیش کی مگر پتہ نہ چلا اور نہایت تشویش میں دعا مانگا کرتے تھے۔ کہ خدایا اس کے قاتل کا پتہ لگا دے۔ ایک سال کے قریب گذر گیا۔ ایک دن پھر اسی مقام پر جہاں سے لاش ملی تھی۔ ایک بچہ پڑا ہوا ملا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پرورش کے واسطے ایک عورت کے سپرد کیا۔ اور کہا کہ اگر تو کسی کو اس کی طرف متوجہ پائے۔ تو مجھے اس کی خبر کر دیجو۔ لڑکا جب کچھ بڑا ہو گیا۔ تو ایک دن اس عورت کے پاس ایک خادمہ لڑکی آئی۔ اور کہا کہ میری بیوی چاہتی ہے کہ یہ لڑکا ان کو دکھلانے کو لے چلے وہ دیکھ کر لوٹا دیں گی۔ وہ لڑکا لیکر اس کے ساتھ گئی۔ ایک نوجوان عورت نے اسے لے لیا۔ اور اس کا منہ چوما اور پیار کیا۔ اور پھر لوٹا دیا۔ وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ایک انصاری کی لڑکی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ کیفیت اس عورت سے معلوم کی تو اس مکان کی طرف گئے۔ اس نوجوان عورت کے باپ کو اپنے دروازے پر تکیہ لگائے ہوئے بیٹھا پایا۔ اس سے پوچھا کہ تو اپنی لڑکی کا حال جانتا ہے اس نے جواب دیا کہ ہاں۔ خدا کے حق کو وہ لوگوں کی نسبت اچھا جانتی ہے۔ اپنے باپ کے حق کو بھی ادا کرتی ہے اور نماز روزہ بھی بجا لاتی ہے اور دیندار بھی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ میں اس کے پاس جانا اور نیکی کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ وہ بوڑھا اندر گیا اور بیٹی کو

مطلع کر کے حضرت عمرؓ کو بلا لیا۔ حضرت عمرؓ نے سب لوگوں کو جو اس وقت موجود تھے۔ ہٹا دیا اور اکیلے اس سے باتیں کرنے لگے۔ اور کہا کہ بیان کر اس لڑکے سے تیرا کیا تعلق ہے۔ وہ عورت متردد ہوئی؛

حضرت عمرؓ نے ہاتھ تلوار پر بڑھایا۔ وہ ڈر گئی۔ اور کہا۔ یا امیر المومنینؓ آپ ٹھہر جاویں۔ میں سچ سچ عرض کئے دیتی ہوں۔

واقعہ یہ ہے۔ کہ کچھ زمانہ ہوا ایک بوڑھی عورت میرے پاس آئی اور کام کاج کرنے کو میرے گھر رہنے لگی۔ میں بطور والدہ کے اس کو رکھتی تھی۔ اور اس کا ادب کرتی تھی۔ اس طرح پر کچھ مدت گذر گئی۔ کہ ایک دن اس نے مجھکو کہا۔ کہ مجھے ایک سفر در پیش ہے۔ اور جانے کا ارادہ رکھتی ہوں۔ میری ایک بیٹی ہے۔ اُسکی تنہائی کے خیال سے میں سفر سے واپس آنے تک تمہارے پاس چھوڑنا چاہتی ہوں۔ در اصل وہ اسکی لڑکی نہیں تھی لڑکا تھا۔ اس کو وہ عورتوں کا لباس پہنا کر میرے پاس چھوڑ گئی تھی۔ مجھے کبھی اس کے مرد ہونیکا شبہ نہیں ہوا۔ اور اس سے کسی قسم کا پردہ نہیں کرتی تھی؛

ایک دن سوتے ہوئے مجھکو غافل پاکر میرے قریب ہوا۔ اور مجھ سے مخالطت کی۔ میرے قریب ایک چھری رکھی تھی۔ میں نے ہاتھ لمبا کر کے اُسے پکڑا اور اس کا کام تمام کر دیا۔ اور اٹھا کر بازار میں پھینکدیا مگر میں اس سے حاملہ ہو گئی۔ اور یہ لڑکا پیدا ہوا۔ خداوند علیم واقف ہے۔ کہ اصل واقعہ یہی ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا خدا تجھے برکت دے تو نے سچ کہا ہے اور اسکو نصیحت کرتے رہے۔ اور تھوڑی دیر بیٹھکر چلے آئے۔ اُس قتل کے واقعہ کا پتہ نہ چلنے سے بوجھ جو اُن کے دل پر تھا ہلکا ہو گیا۔

غرضیکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی کے حالات نہ صرف دلچسپ اس لئے ہیں۔ کہ وہ آنحضرتؐ کے دوسرے خلیفہ تھے۔ بلکہ اس لئے بھی کہ دنیا نے آجتک جو نامور آدمی پیدا کئے ہیں۔ ان میں بھی وہ صف اولین میں ہیں؛

میں نے اس مضمون کا لکھنا اس غرض سے پسند کیا۔ کہ یہ عہد بھی حضرت عمر ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کا ہے۔ اور اِس وقت کی ترقیاں۔ اور اِس وقت کے کارنامے۔ آئندہ آنے والی نسلیں دلچسپی سے دیکھیں گی۔ جیسا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت کے کارہائے نمایاں اب دیکھتے ہیں۔

اپنے اگلے مضمون میں انشاء اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد کے اور دلچسپ واقعات جو کہ نہائیت مستند ہیں۔ اور مختلف تواریخ میں بکھرے پڑے ہیں۔ اخذ کر کے لکھوں گی؛

والسلام

(فرخندہ بیگم۔ معرفت خان ظفر الحق صاحب مجسٹریٹ)

ضلع فیروز پور

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے کہ مصباح کی اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش فرمائے۔ (مینجر)

پاکیزہ تعلیم

پاکیزہ تعلیم کے متعلق میں چند سطور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب براہین احمدیہ حصہ اول سے نقل کر کے بہنوں کی خدمت میں پیش کرتی ہوں۔ وہ یہ ہے

خدا پر ایمان لاؤ۔ کہ وہ قادر اور قیوم اور خالق الکل ہے۔ اور اپنی صفات میں ازلی ابدی غیر متغیر لم یلد و لم یولد ہے۔ اور اپنے نفس اور ارادہ پر اس کے تعلقات کو مقدم رکھو۔ اور وفاداری دکھلاؤ۔ خدا کی مرضی کو اپنی مرضی بناؤ۔ اور قضا و قدر پر ناراض نہ ہو۔ اس کی توحید زمین پر پھیلاؤ۔ مخلوق پر رحم کرو۔ زبان ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ مخلوق کی بھلائی میں کوشش کرو۔ تکبر مت کرو۔ گالی مت دو۔ غریب حلیم نیک نیت ہمدرد مخلوق بن جاؤ۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو۔ نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو۔ نہ خود نمائی سے انکی تذلیل خدا سے ڈرتے رہو۔ تقویٰ اختیار کرو۔ مخلوق کی پرستش نہ کرو۔ اپنے مولا کیطرف منقطع ہو جاؤ۔ دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ خدا کے لئے زندگی بسر کرو۔ اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہوں سے نفرت کرو۔ چاہیئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے۔ کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو بلکہ خدا کی لعنت سے ڈرو۔ سیدھے صاف پاک کھرے ہو جاؤ۔ ریا خود پسندی کسل چھوڑ دو۔ تم صرف چند باتوں کو لیکر اپنے تئیں دھوکہ میں مت ڈالو۔ کہ جو کچھ تم نے کرنا تھا کر لیا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ چاہتا ہے۔ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔ اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے۔ جس کے بعد وہ زندہ کرے گا۔ آپس میں جلد صلح کرو۔ اپنے بھائی کے گناہ بخشو۔ سچے ہو کر جھوٹے کیطرح تذلل کرو۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو۔ کیونکہ جس دروازہ کے لئے تم بلائے گئے ہو۔ اس میں سے فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ بدکار متکبر ظالم خائن۔ ہر ایک جو اس کے لئے غیر تمند نہیں۔ دنیا پر گرنیوالا۔ دنیا سے آرام یافتہ خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ جو خدا کے لئے آگ میں ہے۔ وہ نجات دیا جائے گا۔ جو اس کے لئے روتا ہے۔ وہ ہنسایا جائے گا۔ غریبوں ماتحتوں۔ بیواؤں پر رحم کرو۔ توکل کر کے تدبیر کرو۔ مگر تدبیر پر بھروسہ نہ کرو۔ قرآن کو مہجور نہ چھوڑو۔ تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو تم اس سے سچی محبت رکھو۔ وغیرہ وغیرہ

یہ جو تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں سکھائی ہے۔ کیسی اچھی اور پاکیزہ تعلیم ہے۔ جو آج سے تیرہ سو سال پہلے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی۔ لیکن آج کل اس پاکیزہ تعلیم کو لوگ بھول چکے تھے۔ جو پھر از سر نو اس کے پیارے مسیح موعود علیہ السلام نے اس پاکیزہ تعلیم سے دنیا کو آگاہ کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کسقدر احسانات ہیں ہم عاجزوں پر جس کا بیان ہماری طاقت

سے بالا ہے۔ لاکھوں بلکہ کروڑوں برکتیں نازل ہوں۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جنہوں نے پھر اس بھولی ہوئی تعلیم کو دنیا میں پھیلایا۔ میری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس پاکیزہ تعلیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین ٭

خاکسارہ سعیدہ خانم بنت شیخ عبد اللہ خانصاحب پلیڈر دھوری پٹیالہ سٹیٹ

نوٹ :۔ عاجزہ کے والد بزرگوار کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرما کر مشکور فرماویں ٭ والسلام

غصّے کو درگذر کرنا ہر ایک مسلمان کو لازم ہے

سب سے پہلے میں اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتی ہوں کہ جس نے مجھ کو بڑے عرصے کے بعد پھر مضمون لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ پیاری بہنوں کو معلوم ہوگا۔ کئی ماہ سے میں بعارضہ حرارت جگر بیمار تھی۔ جس کی وجہ سے میں مضمون لکھنے سے معذور رہی۔ اب اللہ تعالیٰ نے اپنے دست قدرت سے اور آپ بہنوں کی دعا سے صحت بخشی ہے۔ اب میں اپنے مضمون کیطرف توجہ دلاتے ہوئے عزیز بہنوں کی خدمت میں یہ عرض کرتی ہوں۔ کہ غصہ جو ہے یہ ایک قسم کا جنون ہے۔ جس وقت یہ آتا ہے۔ تو انسان کو اپنے تن بدن کا ہوش تک نہیں رہتا۔ اور عقل زائل ہو جاتی ہے۔ اور غصے کی حالت میں انسان کو نیک و بد کی بھی کچھ تمیز نہیں رہتی۔ چنانچہ غصے کا انجام ہمیشہ پشیمانی اور اس پشیمانی سے رُوح کو صدمہ ہوتا ہے۔ تو میری محترم بہنو! میرے لکھنے کا یہ مقصد ہے۔ کہ ہم چونکہ احمدی جماعت ہیں۔ ہمکو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے بموجب ہر پہلو سے ہر ایک بات میں نمونہ بنکر دنیا کو دکھانا چاہیئے تاکہ ہم کو دیکھکر لوگ ہدایت و رہنمائی حاصل کریں۔ پیاری بہنو! دنیا میں کوئی انسان ایسا نظر نہیں آتا۔ جس کو اپنی مرضی کے خلاف بات پر یا بُرے الفاظ پر غصہ نہ آتا ہو یہ خواص اللہ تعالیٰ نے سب کے اندر رکھے ہیں۔ مگر اس کو ضبط کرنا اور اس پر قابو پا جانا یہ بھی تو خدا کے نیک بندوں اور ہمت والوں اور بہادر آدمیوں کا کام ہے۔ چنانچہ رسُول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کا ذکر ہے۔ کہ چند اصحاب کسی جگہ بیٹھے ہوئے ذکر خیر کر رہے تھے۔ کوئی شخص کہتا تھا۔ کہ جو پہلوان کو پچھاڑے وہ بہادر ہے دوسرا کہنے لگا کہ واہ جو شیر کا مقابلہ کرکے اس کو قابو میں لے آئے۔ وہ سب سے زیادہ بہادر قرار دیا جائے گا۔ اتنے میں حضور علیہ الصلوٰۃ تشریف لے آئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ بھائی سب سے زیادہ بہادر تو وہ ہے جو کہ اپنے غصے پر قابو پاکر شربت کے گھونٹ کیطرح پی جائے۔ اور کوئی بیجا الفاظ یا گالی وغیرہ یا مار پیٹ نہ کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے :۔

اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ

فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

ترجمہ:۔ تیار کی گئی ہے جنت متقیوں کیلئے جو کہ خرچ کرتے ہیں دکھ اور سکھ میں اور دبانیوالے اپنے غصوں کو اور درگذر کرنیوالے لوگوں سے اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے ایسے لوگوں کو۔ تو میری معزز بہنو! ہم کو چاہیئے کہ جسوقت ہم اپنے اندر غصے کی آگ اُٹھتے دیکھیں تو فوراً اس کے دبانے کی کوشش کریں۔ ہاں اسپر مجھکو ایک شاعر کا شعر یاد آگیا ؎

ہمت کرے انسان تو کیا ہو نہیں سکتا
وہ کونسا عقدہ ہے جو وا ہو نہیں سکتا

یہ کیا خوب کسی نے کہا ہے۔ پیاری بہنو اگر انسان ہمت اور کوشش کرے تو سب کچھ کر سکتا ہے۔ اکثر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کہ بعض لکھی پڑھی بہنیں بھی اپنے بچوں اور ہمسائیوں کو اسقدر غصے میں آکر بُرے الفاظ اور گالیاں کوسنا پیٹنا کرتی ہیں۔ کہ سنکر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اور جاہل عورتوں کا تو کچھ کہنا ہی نہیں اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ آمین۔ میری عزیز بہنو! غصہ ایک حرام چیز ہے۔ اور ایک قسم کا زہر ہے۔ جو کہ انسان کے لئے ہلاکت کا باعث ہوتا ہے۔ اکثر بیجا غصوں سے بڑے بڑے نقصان اور جانیں تلف ہوگئی ہیں۔ پیاری بہنو! ہم کو چاہیئے۔ کہ جسوقت ہم کو تیز غصہ آئے فوراً تین گھونٹ پانی کے پی لیں۔ اور تین مرتبہ بائیں طرف تھوک دیں۔ اور لاحول پڑھنا شروع کردیں۔ اور یہ دعا پڑھیں:۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۝

ترجمہ:۔ اے اللہ میرے گناہ بخشدے۔ اور میرے دل کا غصہ دُور کردے۔ اور مجھے دھتکارے ہوئے شیطان سے پناہ دے۔ انشاء اللہ اس دعا کے پڑھتے ہی دل کا غصہ بالکل رفع ہوجائے گا۔

اب میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتی ہوں۔ کہ ہم سب احمدی بہنوں اور بھائیوں کو یہ توفیق عطاء فرمائے۔ کہ جب ان کو غصہ آئے تو اس کو رفع کرکے درجات کے وارث بن جائیں۔ آمین ثم آمین۔

(عاجزہ لیاقت نمانی بیگم از قصبہ بلب گڈھ ضلع گوڑگانواں)

رپورٹ ششماہی

لجنہ اماء اللہ دہلی

خدا کے فضل و کرم سے ہمارے لجنہ کے اجلاس باقاعدہ ہوئے۔ سیرۃ النبی کا پہلا اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کے ماتحت ۲۶ نومبر سنہ ۱۹۳۳ء کو پردہ کلب ایوان نصرت بصدارت جناب مسز ڈاکٹر ناصر عباس صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مختلف مذاہب کی خواتین شامل تھیں پندرہ ۱۵ تقریریں یکے بعد دیگرے ہوئیں۔ ہر ایک تقریر اپنے اندر ایک اثر رکھتی تھی۔ جلسہ کی کارروائی اس طرح شروع ہوئی پہلے تلاوت قرآن کریم۔ اس کے بعد نظمیں افروزیہ اسکول کی لڑکیوں نے نہایت خوش الحانی سے سنائیں۔ اس کے بعد

مضمونوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ مس ایچ میکڈونلڈ پرنسپل مسلم گرلز سکول نے عرب کی ابتری اور بت پرستی کا بیان کرتے ہوئے چند آیات قرآنی پیش کرتے ہوئے اسلام کی خوبیاں بیان کیں۔ غرضیکہ آپ نے کئی پہلوؤں پر روشنی ڈالی جو نہایت دلکش اور پُر اثر تھی۔ اسی طرح مسز رائے بہادر سوہن لال صاحب نے بھی اپنی تقریر میں آپ کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اپنے بچپن کا ذکر کیا۔ اور فرمایا کہ ایک روز میں نے دیکھا کہ علے الصبح جب اذان ہوئی تو میری والدہ فوراً سجدہ میں گر گئیں۔ جب میں نے دریافت کیا کہ آپ یہ کیا کرتی ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ بیٹی یہ مسلمانوں کی نماز کا وقت ہے۔ یہ اس وقت دعا کرتے ہیں۔ اس لئے میں بھی سجدہ میں گر کر دعا کرتی ہوں۔ اور تم کو بھی یہی نصیحت کرتی ہوں۔ کہ تم بھی ایسا ہی کرنا۔ آپ نے اپنے واقعات سناتے ہوئے اپنی تقریر میں حسن عقیدت کا اظہار کیا۔ اور بہت سی غیر احمدی بہنوں کے مضامین تھے۔ اور پانچ احمدی بہنوں کے مضمون تھے۔ غرض شام کے ۵ بجے تک تقریروں کا سلسلہ جاری رہا۔ پھر نظمیں پڑھی گئیں۔ اور بلبلیخانہ کے اسکول کی لڑکیوں نے نظم پڑھی اور سورۃ فاتحہ کا ترجمہ کیا۔ پھر دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ آخیر میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ یہ جلسہ نہایت شاندار تھا۔

دوسرا اجلاس

دسمبر میں مولوی عبد المجید صاحب کے مکان پر ہوا۔ جلسہ کا سلسلہ تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ پھر نظموں کا سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد فنانشل سیکرٹری صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب نے قرآن شریف کی تلاوت اور اس کی تشریح کے بعد فرمایا کہ صدقہ خیرات سے مال کم نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ انسان کی ترقی کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ آپ نے اس کی تشریح خوب واضح طور پر بیان کی۔ اس کے بعد ہماری پریذیڈنٹ صاحبہ نے الفضل میں سے خطبہ جمعہ پڑھا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے چندہ کے متعلق تحریک کی تھی۔ اس کے بعد چندہ جمع ہوا۔ پھر صاحب خانہ نے چائے کی دعوت دی۔ دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

تیسرا اجلاس

جنوری میں لجنہ کا اجلاس نہیں ہوا۔ بہت سی عورتیں سالانہ جلسہ پر قادیان گئی ہوئی تھیں۔ لیکن ۲۹ رمضان المبارک کو امیر جماعت بابو اعجاز حسین صاحب کے مکان پر تمام احمدی احباب و مستورات جمع ہوئیں۔ پہلے جلسہ ہوا پھر سب نے دعا کی افطاری کا انتظام بابو صاحب موصوف نے کیا تھا۔

چوتھا اجلاس

۴ فروری کو بابو محمد عمر صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن شریف اور نظموں کے بعد اہلیہ صاحبہ جناب غلام حسین صاحب نے صداقت مسیح موعود پر مضمون سنایا۔ اس کے بعد آمنہ بیگم صاحبہ بنت بابو محمد عمر صاحب نے زلزلہ پر مضمون سنایا۔ فنانشل سیکرٹری صاحبہ نے صدقہ و خیرات کیطرف توجہ دلاتے ہوئے نماز کی تلقین کی۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا خطبہ عید الفطر پڑھکر سنایا۔ صاحب خانہ نے چائے کی دعوت دی۔ چندہ جمع ہوا۔ اور مغرب کی نماز جماعت سے

پڑھکر بہنیں خوش و خرم رخصت ہوئیں ٭

یوم التبلیغ

۱۸ مارچ کو یوم التبلیغ میں بہنوں نے سرگرمی سے حصہ لیا۔ پردہ باغ اور گرلز سکول اور ہسپتال وغیرہ میں تبلیغ کے لئے گئیں۔ بعض بہنیں جو ہندوؤں کے گھر گئیں۔ تو انہوں نے اپنے گھر میں آنے نہیں دیا۔ اور کہا کہ پتہ نہیں کس ارادے سے آئی ہیں۔ ہر چند کہا کہ ہم تم سے کچھ لینے نہیں آئے ہیں۔ بلکہ کچھ دینے ہی آئے ہیں۔ ہماری بات سن لو چاہے ہمیں آنے دو یا نہ آنے دو۔ ہمارا اس سے زیادہ اور کوئی مطلب نہیں ہے۔ غرض ہماری بہنوں نے بجائے تیزی اور غصہ کے اخلاق کا بہترین نمونہ دکھایا۔ اور اس ہتھیار سے کامیابی حاصل ہوئی۔ یعنی نہایت محبت سے پیغام حق انکو پہنچایا۔ اور اپنا اتنا گرویدہ بنالیا کہ وہ اپنے کئے پر پشیمان ہوئیں اور معافی مانگنے لگیں۔ غرض اسی طرح تمام بہنوں نے اپنے اپنے علاقہ میں جو جگہ انکی مقرر ہوئی تھی۔ وہاں انہوں نے تبلیغ اور تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔ غرض اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق بہنوں نے اپنا فرض ادا کیا ٭

پانچواں اجلاس

لجنہ کا پانچواں ماہواری اجلاس منشی کریم بخش صاحب کے ہاں منعقد ہوا۔ فنانشل سیکرٹری صاحبہ نے تلاوت قرآن کریم کر کے اس کی تفسیر سے رسومات بد سے بچنے کی تلقین کی۔ پھر درس کشتی نوح اہلیہ نذیر احمد صاحب نے دیا۔ اس کے بعد اہلیہ صاحبہ بابو عبد الحکیم صاحب نے زندہ مذہب اور زندہ نبی کی خوب واضح طور پر تشریح کی۔ جو عام فہم اور نہایت پر جوش تھی۔ جس کا سامعین پر گہرا اثر ہوا۔ اس کے بعد ہماری پریذیڈنٹ صاحبہ نے مضمون سنایا جس میں آپ نے علم دین حاصل کرنے کیطرف بہنوں کو توجہ دلائی۔ اس کے بعد مشورے ہوئے۔ پھر چندہ جمع ہوا۔ چائے نوش کر کے بہنیں اپنے گھر رخصت ہوئیں ٭

چھٹا اجلاس

۸ اراپریل بابو اعجاز حسین صاحب کے مکان پر لجنہ کا ماہواری جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن شریف اس خاکسارہ نے کی۔ اس کے بعد لڑکیوں نے نظمیں پڑھیں۔ پھر اہلیہ بابو غلام حسین صاحب نے ایک نظم پڑھی جو نہائیت پرجوش پر اثر نہائیت دلکش تھی۔ پھر اس خاکسارہ نے کشتی نوح کا درس دیا۔ اس کے بعد مبارکہ بیگم صاحبہ بنت ذو الفقار حسین صاحب مرحوم نے فضائل درود شریف بیان کئے۔ پھر اہلیہ صاحبہ بابو غلام حسین صاحب نے اپنا مضمون پڑھا جو عورتوں میں خدمت دین کے احساس پر تھا آپ نے خوب درد سے وہ مضمون سنایا۔ جسکا سامعین پر بہت اثر پڑا اس کے بعد تقریروں کا سلسلہ بند کیا گیا۔ اور عہدہ داروں کا انتخاب ہوا۔ لجنہ کی ترقی کے لئے تجاویزیں پیش ہوئیں۔ کچھ ریزولیوشن پاس ہوئے باقی کارروائی دیر ہونے کی وجہ سے اگلی میٹنگ پر چھوڑ دی گئی۔ دعا پر جلسہ برخاست ہوا ٭

والسلام

(راقمہ خاکسارہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ دہلی۔)

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن

۱۵ محرم سنہ ۱۳۵۳ھ مطابق ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۳۴ء

بروز دوشنبہ بمقام احمدیہ جوبلی ہال ہمارا ماہواری جلسہ منعقد ہوا۔ محترمہ پریذیڈنٹ صاحبہ اہلیہ عبداللہ بھائی صاحب کی صدارت میں ساڑھے پانچ بجے سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اولاً جنابہ اہلیہ مولوی عبدالحی صاحب نے قرأت پڑھی۔ اور حضرت سید الشہدا علیہ السلام کے حالات بیان کئے۔ ازاں بعد جنابہ فاطمہ بیگم مسز فاضل الدین نے "مال اور اولاد" پر مضمون پڑھا۔ جس میں بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مال اور اولاد عطا کر کے ہم پر کیا کیا ذمہ واریاں عاید کر دی ہیں۔ پھر زینب بیگم صاحبہ بنت عبداللہ الدین صاحب نے "اطاعت والدین" پر پُر اثر مضمون سنایا۔ اسکے بعد الہ دین فیملی کی دو چھوٹی چھوٹی لڑکیوں نے نظمیں سنائیں بعد میں خاکسارہ سیکرٹری نے اولاً ریزولیوشن نمبر ۶۹۲ متعلقہ ساخت برقعہ پڑھکر سنایا۔ پھر فلسفہ شہادت بیان کرتے ہوئے ہمیں اس وقت میں کس قسم کی قربانی کی ضرورت ہے۔ تمام خواتین کو بتلا کر تقریر ختم کی٭

دُعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ ۱۸/۱۱ روپے چندہ جمع ہوا۔ چونکہ پیر کا دن تھا اسلئے بعد مغرب کے مولانا نیر صاحب نے درس قرآن مجید دیا۔ جس میں مستورات بھی شریک رہیں٭

(اہلیہ سید بشارت احمد صاحب سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن)

شذرات

ایک لنڈنی اخبار لکھتا ہے۔ کہ کچھ ہندوستانی عورتوں کے پردہ کے متعلق اتنی سختی سے پابندی کرتے ہیں۔ کہ بعض حالتوں میں ڈاکٹروں نے کئی عورتوں کا چہرہ دیکھے بغیر اپریشن کیا ہے۔ کیونکہ ان مریضہ عورتوں نے اپریشن کے وقت بھی پردہ نہیں اتارا تھا٭

ایک نابینا لڑکی نے آکسفورڈ یونیورسٹی کے امتحان میں شامل ہونا تھا۔ کہ اسے اپینڈیسائیٹس ہوگیا۔ امتحان سے پانچ دن پیشتر اس کا اپریشن ہوا۔ مگر اسکے باوجود وہ امتحان میں شامل ہوگئی۔ اور اچھے نمبروں پر پاس ہوئی۔ ہسپتال میں اسکے پاس پرچے بھجوا دیئے گئے۔ اور اس نے چارپائی پر لیٹے لیٹے جوابات لکھوا دیئے امتحان کے وقت اس کی عمر ۱۸ سال تھی۔ اب ۲۱ سال ہے۔ اور نابینا ہونے کے باوجود اس نے اس عمر میں کئی حیرت انگیز کام کئے ہیں۔ ابھی اگلے دن ان میں ایک اور کا اضافہ کیا۔ اس نے ایک ڈرامہ لکھا۔ جسے براڈکاسٹ کیا گیا۔ اس نابینا مصنفہ نے ڈرامہ کا دیباچہ خود براڈکاسٹ کیا۔ ڈرامہ امریکہ کے جنگ آزادی کے متعلق ہے٭

۱۹ مئی۔ مردان۔ ایک مجنون پٹھان نے ڈینش مشن کی ایک نرس کو قتل کر دیا۔ اور نیز دو اور ڈینش نرسوں کو زخمی کر ڈالا۔ یہ واقعہ آج صبح کا ہے۔ حملہ آور مفرور ہے۔ اور اسکا

تعاقب کیا جا رہا ہے ۞

ہزارہ کا ایک باشندہ جو مسلمان تھا۔ اور اب عیسائی ہو گیا ہے۔ ڈینش ہسپتال گوجر گلی مردان میں بطور مالی ملازم تھا۔ حملہ آور نے ڈاکٹر کے چھوٹے لڑکے کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بنگلہ کے ایک کمرے کے اندر اس کا حلق ایک چاقو سے کاٹ کر قتل کر دیا۔ اور ڈاج نامی نرس کے چار زخم لگ گئے۔ جن کے باعث وہ ۴ منٹ میں مر گئی۔ پھر اس نے دو ہندوستانی نرسوں کو مجروح کر دیا۔ جن میں سے ایک کی حالت نازک ہے ۞ (مر گئی)

امریکن پریذیڈنٹ کی والدہ چاہتی ہیں کہ ہوا بازی سیکھیں انکی عمر ۸۱ سال کے قریب ہے۔ انہوں نے ایک ہوائی جہاز بھی خرید لیا تھا۔ مگر اب انہوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ اب جبکہ میں پریذیڈنٹ کی ماں ہوں۔ جو درجہ حاصل کرنا خاص بات نہیں۔ جب میں معمولی شہری کی ماں بن جاؤں گی۔ تو پھر یہ شوق پورا کروں گی ۞

(جبلپور - ۲ر مئی) تین غریب عورتوں کو جو بھوکوں مر رہی تھیں۔ اور جنہوں نے اپنی بھوک دور کرنے کے لئے مٹھی بھر چاول اور شکر چرائی تھی۔ چار چار ماہ قید سخت کی سزا دی گئی ہے۔ پولیس کے بیان کے مطابق انہوں نے ایک سیر چاول چرائے تھے ۞

پیاز کا چھلکا اتارنے کیوقت اکثر آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ اور بڑی تکلیف محسوس ہوتی ہے آنسو نکلنے کیوجہ محض یہ ہے۔ کہ پیاز سے ایک قسم کی گیس نکلتی ہے جو آنکھوں پر اثر کرتی ہے۔ لیکن اگر اس گیس کا رُخ کسی اور طرف کر دیا جائے۔ تو آنکھوں سے کبھی آنسو نہ آئیں۔ چنانچہ اس کے لئے ایک خاص آلہ تیار کیا گیا ہے۔ جس کی ٹیوب کے منہ پر پیاز کو رکھ دیا جاتا ہے۔ جوں جوں پیاز سے چھلکا اترتے جائیں۔ گیس اس ٹیوب میں داخل ہوتی جاتی ہے۔ اور آنکھوں پر کوئی اثر نہیں کرتی ۞

(لنڈن - ۱۴ مئی) جنگی قرضہ کے حساب میں برطانیہ امریکہ کو ۲۹۳۲۰۰۰۰۰ پونڈ ادا کر چکا ہے۔ یہ رقم اصل ۹۲۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ کا تقریباً ۱/۳ حصہ ہے۔ مگر چونکہ ادائیگی عملی طور پر سود کی ہی ہوتی رہی ہے۔ اس لئے برطانیہ کے ذمہ ابھی اصل رقم سے بھی زیادہ ہے ۞

لنڈن - ۲۲ر اپریل مشہور انگریز شاعر ورڈزورتھ کے پڑپوتے ولیم ڈیوک ورڈزورتھ نے محبت کی خاطر ۱۰ ہزار پونڈ سے محروم ہونا منظور کر لیا ہے۔ اس کا دادا اپنی موت کیوقت وصیت کر گیا تھا۔ کہ اگر میرا پوتا ۲۵ سال تک شادی نہ کرے تو میری ۱۰ ہزار پونڈ کی رقم اس کے حوالے کر دی جائے۔ مسٹر ولیم ڈیوک کی عمر اسوقت ۲۳ سال کی ہے۔ ایک سال ہوا ولیم نے شادی کر کے اپنے آپ کو ۱۰ ہزار پونڈ کی وراثت سے محروم کر لیا ۞

لنڈن - ۲۰ر اپریل - سورن ہوٹل چیسٹر کے مسٹر ای ڈیونز کا دعویٰ ہے۔ کہ ان کا طوطا ملک بھر میں سب سے زیادہ عقلمند ہے۔ وہ اسوقت تک مختلف تقریبوں اور نمائشوں سے

۵۰۰ پونڈ جمع کر چکا ہے۔ مالک نے ایک ہزار پونڈ کے لئے اس کی زندگی کا بیمہ کرا دیا ہے۔

طوطا دعا کرتا ہے۔ اپنے مالک کے کوٹ کے بٹن بند کر سکتا ہے۔ وقت بتا سکتا ہے۔ بوتل کھول سکتا ہے۔ چوم لیتا ہے۔ اور ٹیلیفون پر بات چیت کر سکتا ہے۔ تمام ملک سے لوگ اسے دیکھنے کیلئے آتے ہیں۔

لاہور ۱۰ ر مئی۔ آج ہائیکورٹ ــــ ایک شخص دیرہ سنگھ ضلع حصار کی اپیل نامنظور ہوئی۔ جسے عدالت ماتحت سے ایک بارہ سالہ بچہ کے قتل کے جرم میں پھانسی کی سزا دی گئی تھی۔

واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ملزم ایک ریلوے ملازم کے لڑکے حضوری کو تربوز دینے کے بہانے باہر لے گیا۔ اس کے ساتھ اور بھی چند لڑکے تھے۔ لیکن ملزم نے انہیں واپس کر دیا۔ اور حضوری کو نہر کے کنارے لے گیا۔ وہاں اسے قتل کر کے نہر میں ڈبو دیا۔ اور اس کی طلائی بالیاں اتار لیں۔ ملزم گرفتار کر لیا گیا۔ اس واقعہ کی اطلاع پولیس کو دی گئی۔ عدالت سشن نے ملزم کو پھانسی کی سزا دی جسے عدالت اپیل نے بحال رکھا۔ (ھ)

رپورٹ آج مورخہ ۲۳ ر اپریل کو لجنہ اماء اللہ جہور چک ۱۱ کا جلسہ ہوا۔ مسعودہ بیگم ہمشیرہ چوہدری محمد اکرم خان صاحب سید بیگم ہمشیرہ غلام محمد صاحب نے مضامین پڑھے۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ چندہ کے متعلق تحریک کی گئی۔

(خاکسارہ مسعودہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ جہور چک ۱۱ ضلع شیخوپورہ)

مصباحی بہنوں سے درخواست

جو خواتین مصباح کی پہلے سے خریدار ہیں۔ وہ اپنے اپنے ذمے کا بقایا یا ۱۹۳۶ء کی قیمت پیشگی جلد ادا فرمائیں۔ کیونکہ وی۔ پی جو کئے گئے تھے وہ واپس انکاری ہو کر آ چکے ہیں۔ اور اخراجات کے لئے روپے کی ضرورت ہے۔ نیز ہر احمدی خاتون اسبات کی کوشش کرے کہ کم از کم دو خریدار مصباح کیلئے مہیا کرے۔ قیمت مصباح کی سال کے کسی حصہ میں ادا کی جا سکتی ہے۔ اور ہر قسم کی سہولت دینے کے لئے تیار ہیں۔ مصباحی بہنیں کوشش نہیں کرتیں۔ ورنہ یہ ممکن نہ تھا کہ مصباح کی تعداد اشاعت اسقدر کم ہوتی۔ ایک ہزار خریدار ہو جانے پر مصباح کو ہفتہ وار کر دینے کا ارادہ ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس اپیل کو پڑھنے کے بعد بہنیں نہایت توجہ سے مصباح کی توسیع اشاعت کا فرض ادا کرینگی۔ اور میں ایسی بہنوں کے نام اخبار میں شائع کرونگا۔

(مینجر اخبار مصباح قادیان)

دانتوں کی بیماریاں اور جراثیم

یہ عرصہ بیس سال کی تجربہ شدہ دانتوں کی ہر بیماری گندے اور خراب دانتوں مسوڑوں کا بہترین علاج۔ خون اور پیپ کے لئے اکسیر چیز ہے۔ پائیوریا کے جراثیم کو ہلاک کر کے دانتوں کو ہر بیماری سے محفوظ رکھنے والی ادویات کا باقاعدہ استعمال شروع کر دیں۔

ڈنٹل کریم۔ ڈنٹل لوشن نمبر ۱۔ ڈنٹل لوشن نمبر ۲۔ ڈنٹل پوڈر نمبر ۱ ڈنٹل پوڈر نمبر ۲۔ تمام ادویات کی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/۸)

ملنے کا پتہ: **بیگم فقیر احمد خان احمدی حکیم حاذق**

(ماہر امراض دندان۔ جالندھر چھاؤنی (پنجاب))

یتیم دُلہن سے!

(از حافظ محوی صاحب انبالوی)

شام ہوتے ہی فضاؤں پر اُداسی چھا گئی
دیکھکر رنگِ شفق سکتے میں دنیا آگئی

ڈوبتے سُورج کی کرنیں مضمحل ہیں رنج سے
پانی پانی پتھروں کے سخت دل ہیں رنج سے

آسمانپر چاند تاروں کے ہوئے چہرے اُداس
گلستاں میں لالہ زاروں کے ہوئے چہرے اداس

مضطرب ہے مثلِ شعلہ ذرہ ذرہ خاک کا
عرش کے پائے ہلے بگڑا انظام افلاک کا

دل دھڑکتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے میرا
نالۂ دلدوز کس درجہ غم افزا ہے تیرا

آنکھ میں اُمڈا ہوا اشکوں کا اک طوفان ہے
بیقراری کا یہ عالم قلب میں ہیجان ہے

مادری شفقت کی محرومی رولاتی ہے تجھے
چھوٹے چھوٹے بھائیوں کی یاد آتی ہے تجھے

نَے بری سُسرال کی ہے اور نہ میکے کا جہیز
دیکھکر تنہا تجھے قسمت نے لی راہِ گریز

آہ! سر کے ڈھانپنے کو ایک چادر بھی نہیں
تیری وقعت تو "جنازے" کے برابر بھی نہیں

کیا نہیں موجود کوئی بھی سہیلی ساتھ کی
جو تجھے دیتی گلے مِلکر نشانی ہاتھ کی

کون ہے؟ جو اَب کلیجے سے لگائے گا تجھے
دِے کے ڈھارس کون ڈولی میں بٹھائیگا تجھے

بھیجکر سُسرال دوبارہ نہ لائیں گے تجھے
یہ تیرے مصنوعی وارث بھول جائینگے تجھے

اِن سے ہیں مہر و محبت کی امیدیں ہی فضول!
سامنے بیدرد کے دردوں کی تمہیدیں فضول

اِنکے پہلو میں تیرے ماں باپ کا سا دل نہیں
انکا سینہ جذبۂ ایثار کی منزل نہیں

کیوں گھٹاتی ہے لباسِ نوعروسی کا وقار
ہو گئے افسردہ تجھکو دیکھکر پھولوں کے ہار

ہاتھ کی مہندی کی لالی پڑ گئی پھیکی ترے
ہے مسلّط مطلع ارماں پہ تاریکی ترے

صبر کر! اَے کشتۂ جورِ حوادث صبر کر!
ضبط کی سل رکھ جگر پر اَور دل پر جبر کر!

یہ دُعا کر اس جہاں میں کوئی مجھ جیسا نہ ہو!
جیسی مَیں دُکھیا ہوں دُشمن بھی مرا ایسا نہ ہو

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح - قادیان - دارالامان - ضلع گورداسپور (پنجاب)

(تہذیب نسواں) نورجہاں - بمبئی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا